© rasailojaraid.com

شکر کی عادت ڈالیے

انسانی زندگی کے مراحل بہت بھی ہیں اور بڑے مختلف و متضاد بھی ہیں، غم و خوشی، صحت و بیماری، اداسی و تازگی، تنگی و فراخی، بچپن، لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا...... زندگی ان مختلف مراحل سے گزرتی ہے اور وقت مقررہ پر اپنا سفر ختم کر جاتی ہے، بلاشبہ زندگی کی تلخیاں، زندگی کی مسرتوں اور نعمتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں، اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: "وان تعدوا نعمة الله لاتحصوها"......اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرو گے تو انہیں نہیں گن سکو گے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ "عد" کے معنی افراد اور جزئیات گننے کے آتے ہیں اور "احصاء" کا لفظ جنس اور نوع کی گنتی کے لیے عموماً استعمال ہوتا ہے، آیت کریمہ میں پہلے "تعدوا" اور پھر "لاتحصوا" کا کلمہ لاکر اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ایک ایک جزئیہ گننا شروع کرو گے تو ان جزئیات کا گننا تو دور کی بات ہے تم ان نعمتوں کی اجناس و انواع بھی شمار نہیں کر سکتے ہو۔

انسان کا عدم سے وجود میں آنا خود ایک نعمت ہے، پھر انسانی تخلیق میں جسم کے ایک ایک عضو اور ایک ایک جوڑ میں قدرت نے جو عجیب و غریب نظام ودیعت رکھا ہے، اس میں غور کرتے ہوئے بے اختیار زبان پر فتبارك الله احسن الخالقين کے قرآنی الفاظ جاری ہو جاتے ہیں، انسانی جسم قدرت کے انعامات کا ایک حسین مظہر ہے، پھر اس جسم کی بقاء کے لیے اللہ جل شانہ نے زندگی کے گردوپیش نعمتوں کے جو چمن کھلا رکھے ہیں، ان کا تو کوئی حساب نہیں۔

یہ برق، یہ باراں، یہ گھٹا...... یہ پھول، یہ کلیاں، یہ صبا...... یہ آگ، یہ پانی، یہ ہوا...... یہ چاند، یہ سورج، یہ ستارے...... یہ پہاڑ، یہ دریا، یہ نظارے...... یہ سب زندگی کے اردگرد قدرت کی عظیم نعمتیں ہیں اور قرآن کریم نے جگہ جگہ ان نعمتوں کو ذکر کر کے غافل انسان کی توجہ اپنے رب کے شکر کی طرف مبذول کرائی ہے لیکن انسان عموماً بہت ناشکرا ہوتا ہے، اللہ جل شانہ نے انسان کے ناشکرا ہونے کا کئی مقامات پر تذکرہ فرمایا اور ایک جگہ فرمایا کہ میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

یہ تو وہ نعمتیں ہیں جو عام اور ہر ایک کو حاصل ہیں، ان کے علاوہ ہر انسان کو اللہ جل شانہ نے اپنی کچھ خاص نعمتوں سے بھی نوازا ہوتا ہے، پھر کئی نعمتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی طرف آدمی کا عام طور سے ذہن بھی نہیں جاتا، آپ گھر میں بیٹھے ہیں اور آپ کا بچہ ہنستا مسکراتا ہوا آپ کے پاس دوڑ کر آتا ہے، والدین کو اس سے جس قدر سکون اور خوشی ملتی ہے عموماً اس کے شکر کی طرف ذہن نہیں جاتا، گرم دوپہر میں بجلی غائب ہو اور ہوا کا ٹھنڈا جھونکا جسم کو راحت دے جائے، انسان بجلی غائب ہونے کی شکایت کرتا ہے لیکن اس ٹھنڈے جھونکے کی راحت کو یکسر بھول جاتا ہے، دن میں کتنی مرتبہ پیاس کی شدت ٹھنڈے پانی کے پاس لے جاتی ہے، حضرت انسان گرمی اور پیاس کی شدت کو تو یاد کرتا رہتا ہے لیکن اس گرمی میں ٹھنڈے پانی نے جو لطف دیا ہوتا ہے اس کا ذکر بہت کم آتا ہے، دن بھر مزدوری اور گھر کے کام کاج میں مصروفیت بسا اوقات تھکاوٹ سے نڈھال کر دیتی ہے، انسان کو اس تھکاوٹ و مشقت کی تلخی تو یاد رہتی ہے لیکن اس تھکاوٹ کے بعد رات کو بستر پر لیٹ کر پرسکون نیند و آرام کی لذت کو یاد نہیں کرتا، اگر ہم اپنی زندگی کی چاروں طرف برستی ہوئی اس طرح کی بے شمار نعمتوں میں غور کرنے کی عادت ڈال لیں تو محسوس ہوگا کہ یہاں وجود غم بھی درحقیقت احساس مسرت کے لیے ہے۔

ایک واقعہ یاد آیا، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کی ایک صاحبزادی کو اپنے کئی دانت تکلیف اور درد کی وجہ سے نکلوانے پڑے، ایک مرتبہ وہ دانت نکلوا کر اپنے والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے اس کا حال پوچھا تو اپنا حال بتاتے ہوئے ان کے منہ سے یہ بات نکل گئی کہ "اباجی! یہ دانتوں کا معاملہ بھی عجیب ہوتا ہے، یہ بچپن میں نکلتے ہیں تو اس وقت بھی تکلیف دیتے ہیں اور جب ٹوٹنے پر آتے ہیں تو اس وقت بھی تکلیف دیتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ نے فرمایا "بیٹی! تمھیں ان دانتوں کی بس یہ دو باتیں یاد رہیں کہ انھوں نے آتے وقت بھی تکلیف دی تھی اور

© rasailojaraid.com

جاتے وقت بھی تکلیف دے رہے ہیں اور ان واقعات کے درمیان سالہاسال تم نے اس خدائی مشین کو استعمال کر کے جو لذت وراحت حاصل کی، اس کی طرف کوئی دھیان نہیں۔"

ویسے تو ناشکری کی وبا مردوں اور عورتوں دونوں میں عام ہے لیکن مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں ناشکری زیادہ پائی جاتی ہے، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کے عذاب میں عورتوں کی کثرت کا ایک سبب ان کی ناشکری کی عادت کو بتایا ہے اور فرمایا کہ کسی عورت کے ساتھ زندگی بھر اچھائی کرتے رہو، پھر کسی دن تمھاری طرف سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آجائے تو بے دھڑک کہہ دے گی "آپ کی جانب سے تو میں نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔" (مشکوۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۱۳۰)۔

ایک دوسری روایت حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے، آپ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا 'احسان کرنے والے کی ناشکری سے بچئے' ہم نے پوچھا "کیسی ناشکری؟" تو آپ نے فرمایا "عورت ایک مدت تک اپنے والدین کی آغوش میں زندگی گزارتی ہے، پھر اللہ جل شانہ اسے شوہر عطاء فرمادیتے ہیں جس سے مال ودولت اور اولاد کی نعمت اسے میسر آجاتی ہے لیکن کسی دن وہ ناراض ہوتی ہے تو کہہ دیتی ہے اس گھر میں تو جب سے آئی ہوں، کبھی سکھ نصیب ہی نہیں ہوا۔" (کنز العمال، جلد ۱۶، ص ۱۶۵)۔

شکر کیا ہے؟ مشہور عالم علامہ ابن منظور افریقی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "لسان العرب" میں لکھا ہے کہ شکر احسان پہچاننے اور احسان پھیلانے کا نام ہے، کسی کے احسان اور اچھائی کے عوض میں اس کی تعظیم واکرام کرنے کو شکر کہا جاتا ہے، شکر گزار بندہ وہ کہلاتا ہے جو اللہ جل شانہ کی اطاعت پر استقامت اختیار کے اللہ کو راضی کرنے کی سعی کرے، بعض لوگوں سے ان کی طبیعت کے متعلق پوچھا جاتا ہے تو وہ جواب میں کہتے ہیں "الحمد للہ سب خیریت ہے، اللہ کا شکر ہے، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے......" اس طرح کے تمام جملے شکر کے زمرے میں آتے ہیں اور اس قسم کے الفاظ سے اپنی باتوں کو آباد اور اپنی زبان کو تر رکھنا چاہیے۔

میسر نعمتوں کو برقرار رکھنے کا واحد نسخہ بھی شکر ہے، شکر ادا کرنے سے نہ صرف آدمی کے پاس موجود نعمتیں برقرار رہتی ہیں بلکہ ان میں ترقی اور اضافہ بھی ہوتا ہے، اللہ جل شانہ کا ارشاد مبارک ہے "اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمھاری نعمتوں میں ضرور اضافہ کروں گا۔" اس لیے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استحضار اور ان پر شکر ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور کوئی وقت نہ ملے تو کم از کم سونے سے قبل تقریباً ہر آدمی کو سوچنے اور تنہائی کے کچھ نہ کچھ لمحات مل ہی جاتے ہیں، ان میں اگر انسان زندگی کی نعمتوں کا تصور کر لیا کریں اور اپنی ناشکری اور کوتاہی پر ایک نظر ڈال لیا کریں تو انشاء اللہ اس فکر وتصور کی برکت سے اللہ تعالیٰ شکر کی توفیق نصیب فرمائیں گے۔

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ سے نعمتوں پر شکر کی توفیق مانگنے کی دعا دو جگہ ذکر کی گئی ہے۔ ایک سورہ نمل آیت نمبر ۱۹ میں اور دوسری سورہ احقاف آیت نمبر ۱۵ میں، اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف الفاظ اور مختلف جملوں کے ساتھ اللہ جل شانہ سے شکر کی دعا طلب فرمائی ہے، ان میں سے چند دعاؤں کو ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) قرآنی دعا کے الفاظ یہ ہیں: رب أوزعني أن أشكر نعمتك التي أنعمت علي وعلى والدي وأن أعمل صالحا ترضه واصلح لي في ذريتي، اني تبت اليك واني من المسلمين۔ (۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اللهم انی أسا لك شكر نعمتك وحسن عبادتك (سنن ترمذی ص ۱۷۸) "اے اللہ! میں آپ سے آپ کی نعمتوں پر شکر اور اچھے طریقے سے آپ کی عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں۔" (۳) اسی طرح آپ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: اللهم اجعلني صبورا، واجعلني شكورا۔ "اے اللہ! مجھے بہت صبر کرنے والا اور نہایت شکر گزار بندہ بنادے۔" (۴) ایک دعا ان الفاظ میں منقول ہے: رب اجعلني لك شكارا لك، ذكارا لك، رهابالك، مطواعاً لك، مطيعا لك، مخبتا اليك اواها منيبا۔ (مستدرک حاکم، جلد اول، ص ۵۲۰) "اے میرے رب! مجھے شکر کرنے والا، ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا اور اپنا فرماں بردار بنادے۔"

© rasailojaraid.com